Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۸ احسان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۸ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۳۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدق اور محبت میں ترقی کے لئے جس امر کی تلاش ضروری ہے وہ محض اسلام میں موجود ہے

اس سے میری مراد وہ نشان ہیں جو تازہ بتازہ اسلام میں ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں

"ظاہر ہے کہ جب تک خدا اپنے وجود کا آپ پتہ نہ دے اور اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کو آپ ظاہر نہ کرے تب تک انسان کا صرف اپنا ایک طرفہ خیال ...... کہ خدا موجود ہے کب کسی دل کو پورے یقین تک پہنچا سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ تمام اعمالِ حسنہ کی بنیاد یقین ہے اور یقین ہی کے پاک چشمہ سے نیک اعمال نشوونما پاتے ہیں۔ خدا کا وجود ایسا عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے کہ بجز خدا کے ہی ہاتھ کے جلوہ نما نہیں ہو سکتا اور خدا کی سچی اطاعت اور صدق اور خالص محبت اور وفاداری کا سبق وہی کتاب دے سکتی ہے جس کے آئینہ میں سے خدا خود اپنا چہرہ نمودار کرتا ہے۔ یہ قدرتی امر ہے کہ انسان خدا کی راہ میں پوری وفاداری دکھلا نہیں سکتا اور نہ گناہ سے باز آ سکتا ہے جب تک کہ پورے یقین کے ساتھ خدا کی ہستی اور اُس کی عظمت اور جلال اُس پر ظاہر نہ ہو اور بجز اس کے کوئی کفارہ انسان کو گناہ سے روک نہیں سکتا۔ پس گناہ سے محفوظ رہنے اور صدق اور وفاداری اور محبت میں ترقی کرنے کے لئے جس امر کو تلاش کرنا چاہیئے وہ محض اسلام میں موجود ہے نہ کسی اَور مذہب میں۔ اور اِس سے میری مراد وہ نشان ہیں جو تازہ بتازہ اسلام میں ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کا وجود جو اس زمانہ میں ایک حل طلب معمّا کی طرح ہو رہا ہے اور اس کے چمکتے ہوئے جوہر پر دہریت کے خیالات نے ہزارہا گرد و غبار ڈال دیئے ہیں۔ اُس پاک جوہر کی چمک ظاہر کرنے کے لئے اُسی کے فوق العادت نشان ذریعہ ہو سکتے ہیں اور نوعِ انسان کی نجات اسی چمک پر موقوف ہے نہ کسی اَور بناوٹی منصوبہ پر۔"

(چشمہ معرفت طبع اوّل ص۲۹۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۸ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

ضعف اور بے چینی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

امریکہ سے مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ کا خط موصول ہوا ہے کہ جامعہ احمدیہ کے قدیم استاد مکرم و محترم مولانا ارجمند خان صاحب بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ہمارے اس شفیق استاد کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام باری سیف)

سالانہ اجتماع اطفال و خدام

۲۲-۲۳-۲۴ راکتوبر کو ہو رہا ہے

تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے

(معتمد مجلس مرکزیہ)

زمیندار احباب سے گزارش

زمیندار اصحاب سے گزارش ہے کہ گندم کی برداشت پر لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہماری فصلوں میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ احسان ۱۳۵۵ھ

۱۸ جون ۱۹۷۶ء

ہدایت اور گمراہی کا اصل مدار علیہ

کافروں اور مومنوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اِس لئے کہ مومن ہدایت یافتہ ہوتے ہیں جبکہ کافر گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اِس امر کا فیصلہ کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہی میں مبتلا ہے محض دلائل یا بحث مباحثہ سے نہیں ہوا کرتا بلکہ اِس فیصلے کا انحصار اعمال پر ہوتا ہے۔ حقیقی مومن چونکہ اللہ اور رسول ؐ کے اطاعت گزار ہوتے ہیں اور کمال تعہد کے ساتھ نیک اعمال بجا لاتے ہیں اِس لئے ان کے اعمال انہیں کافروں سے ممیز و ممتاز کر دکھاتے ہیں۔ برخلاف اس کے کافر اللہ اور رسول ؐ کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں اور بُرے اعمال بجالانے کے باوجود سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس میں کوئی عیب نہیں ہے بلکہ انہیں اپنے بُرے اعمال بھی خوبصورت نظر آتے ہیں اور وہ ان میں ہی مگن رہتے ہیں۔ اعمال ہی زمین و آسمان کا فرق صاف ظاہر کر دیتا ہے کہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہے۔

کفر اور ایمان کے اس حقیقی فرق کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝ (محمد آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے (مضبوط) دلیل پر قائم ہو (اور اسکے مطابق نیک اعمال بجالانے والا ہو) اُن کی طرح ہو سکتا ہے جن کے بُرے اعمال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہوں اور جو احکامِ الٰہی کی بجائے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہوں۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال بجالانے والے مومنوں کو ہدایت یافتہ اور بُرے اعمال بجالانے والوں کو گمراہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک جیسے اور ہم پلہ و ہمسر نہیں ہو سکتے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اِسی سورۃ میں ہدایت یافتہ مومنوں کی ایک بیّن علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ۝

(محمد آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو کہ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں اللہ اُن کو ہدایت میں زیادہ کرتا جاتا ہے اور اُن کو اُن کے مناسب حال تقویٰ عطا کرتا ہے (یعنی ہدایت یافتہ نہ صرف یہ کہ متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں بلکہ تقوے اور پرہیزگاری میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں)۔

برخلاف اس کے گمراہوں کا ذکر کرتے اور اُن کی ایک واضح علامت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ

(محمد آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ وہ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مُہر کر دی اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں (اور اسی میں مگن ہیں)۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ہدایت اور گمراہی کا فرق واضح ہوتا ہے لیکن اِس امر کا فیصلہ کہ عنداللہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ، ہر دو کے متضاد اعمال سے ہی ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص زبانی طور پر تو ہدایت کو قبول کر لے لیکن اعمال اسکے کافروں والے ہوں تو وہ عنداللہ ہدایت یافتہ قرار نہیں پا سکتا۔ وہ بھی ویسا ہی گمراہ قرار پائے گا جیسا کہ کافر گمراہ ہوتا ہے۔ اس کا اپنے آپکو ہدایت یافتہ قرار دینا یا مومن سمجھنا خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔ بلکہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود کافروں والے اعمال بجالانے کی وجہ سے وہ خود کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنکر انہیں ہدایت سے محروم رکھنے والا ثابت ہوئے بغیر نہ رہیگا اور انکی گمراہی کا بار بھی اسکے کندھوں پر آ پڑیگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک خاص دُعا سکھائی ہے اور وہ یہ ہے:۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الممتحنہ آیت ۶)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا اور ہمارا قصور معاف کر۔ اے ہمارے رب! تو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دُعا کرتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں ایسے بُرے اخلاق اور اعمال سے بچا کر جو اُن لوگوں کو جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا اسلام سے دُور لیجانیوالے ہوں بلکہ ایمان کے مطابق ایسے نیک اور دل موہ لینے والے اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرما کہ جن سے متأثر ہو کر وہ بھی حق کی طرف کھنچے چلے آئیں اور ان کے دل گواہی دے اٹھیں کہ ایسے نیک اعمال بجالانے والے اور ایسے پاک سیرت لوگ یقیناً حق پر ہونے کی وجہ سے ہدایت یافتہ ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ دلائل و براہین کی رُو سے ہدایت اور گمراہی کا فرق واضح ہونے کے باوجود اِس امر کا انحصار کہ عنداللہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ، ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے پر ہوتا ہے نہ کہ محض زبانی دعویٰ پر۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ایمان اور ہدایت کا معاملہ بہت نازک معاملہ ہے۔ ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال و کردار کا جائزہ لیکر ہر آن یہ دیکھتا رہے کہ وہ خود عنداللہ مومن ہے یا نہیں چہ جائیکہ وہ خود اپنے نفس کو فراموش کر کے دُوسروں کے پیچھے پڑا رہے کہ وہ مومن نہیں ہیں۔ یہ کیفیت پرلے درجہ کی گمراہی پر دلالت کرتی ہے اور اِس امر کی متقاضی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو ازسرِنو راہِ ہدایت پر عملاً گامزن کرنے کے لئے آسمانی رُوح رکھنے والے اپنے کسی بندۂ اخص کو دُنیا میں بھیجے۔ حضرت مسیح علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تھے تو آپ نے یہود کو اسی حال میں پایا تھا۔ تورات تو ان کے پاس موجود تھی اور وہ اِس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ یہ صحیفہ آسمانی ہے لیکن اس پر عمل یکسر مفقود تھا حتیٰ کہ اُن کے علماء کا یہ حال تھا کہ شریعت کی رُو سے دُوسروں پر فتوے لگانے کے باوجود خود اُس پر عامل نہیں تھے اور ہر قسم کی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ اِسی لئے مسیح علیہ السلام کو اُن کے بارہ میں یہ کہنا پڑا کہ یہ مچھر کو تو چھانتے ہیں اور اُونٹ نگل جاتے ہیں (متی باب ۲۳ آیت ۲۴) اور اسی لئے آپ نے لوگوں کو یہ نصیحت کی کہ:۔

"فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن اُن کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔" (متی باب ۲۳ آیات ۲ و ۳)

پس ہدایت اور گمراہی کا اصل مدار علیہ زبانی دعوائے ایمان کی بناء پر انسانوں کی یہ خوش فہمی نہیں ہوتی کہ وہ تو ہدایت یافتہ ہیں اور دوسرے گمراہ بلکہ اس کا تمام تر انحصار ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ کی بجا آوری پر ہوتا ہے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی بجا آوری یکسر مفقود ہو تو پھر ہدایت یافتہ ہونے کا زعم باطل ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ ہمیں جو آپ کے متبعین ہیں بار بار یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ہم یہ نہ دیکھیں کہ دُنیا ہمیں کیا کہتی اور کیا سمجھتی ہے بلکہ ہم اسلام کے ایک ایک حکم پر کمال تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہو کر اپنے آپکو ایسا بنائیں کہ ہم عنداللہ مومن موحد اور مسلم متمیز ہو سکیں۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دیگا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے ... یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے ... ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اِس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ ... چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے ... توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ" (ازالہ اوہام)

اسلام کا فتح نصیب جرنیل — حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاھد گھٹیالیاں

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے فرمایا تھا جب برصغیر پاک و ہند میں مغلیہ سلطنت کا ٹمٹماتا چراغ گل ہو چکا تھا اور یہاں انگریزی حکومت اپنے پورے دبدبہ اور طمطراق سے قائم ہو چکی تھی اور انگریز یہاں اپنی حکومت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے عیسائیت کو فروغ دینا ضروری سمجھتے تھے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ انگریزوں نے مغلیہ سلطنت کے زوال پر یہ اعلان کیا تھا کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے۔ کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کی زیر نگین ہے تاکہ عیسیٰ مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہیئے اور اس بارہ میں کسی قسم کا تساہل نہ کرنا چاہیئے"

(علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے)

۱۸۶۲ء میں وزیر اعظم انگلستان لارڈ پامرسٹن اور وزیر ہند سر چارلس ووڈ کی خدمت میں ایک وفد پیش ہوا۔ جس میں انگلستان کے بڑے بڑے لوگ اور ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے ممبران شامل تھے اور آرچ بشپ آف کنٹربری نے اس وفد کا ان سے تعارف کروایا تھا تو وزیر ہند سر چارلس ووڈ نے خود اس وفد سے مخاطب ہو کر کہا:۔

"میرا یہ ایمان ہے کہ ہر وہ نیا عیسائی جو ہندوستان میں عیسائیت کو قبول کرتا ہے انگلستان کے ساتھ ایک نیا رابطہ اتحاد بنتا ہے اور ایمپائر کے استحکام کے لئے ایک نیا ذریعہ ہے"

خود وزیر اعظم انگلستان نے اس موقعہ پر کہا

"میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب اپنے مقصد میں متحد ہیں اور ہمارا فرض ہی نہیں بلکہ خود ہمارا مفاد بھی اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم جہاں تک ہو سکے۔ عیسائیت کو فروغ دیں اور ہندوستان کے کونے کونے میں اسے پہنچا دیں"

(The missions ص ۲۳۲)

ہندوستان کے گورنر جنرل سر لارنس نے ایک موقعہ پر کہا:۔

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں"

(Lord Lawrence's Life ص ۳۱۳)

لفٹیننٹ گورنر سر ڈونلڈ نے اپنی موت سے چھ ماہ قبل کہا

"میں اپنے اس یقین کا بھی اظہار کیا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ہندوستان میں اپنی سلطنت کا تحفظ چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ ملک عیسائی ہو جائے"

یہ ایک حقیقت ہے کہ انگریز اپنی حکومت کے تحفظ اور بقاء کے لئے برصغیر پاک و ہند میں عیسائیت کو فروغ دینا ضروری سمجھتا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کا انتہائی خواہشمند تھا کیونکہ وہ یقین رکھتا تھا کہ اگر اس سرزمین پر مسلمان زندہ رہے۔ تو وہ امن و سکون سے حکومت نہ کر سکے گا اسلئے اس نے مسلمانوں کو اقتصادی۔ معاشی اور مذہبی لحاظ سے کچلنے کی جملہ تدابیر کو اختیار کیا۔

انگریز کی اس خطرناک پالیسی کا یہ نتیجہ نکلا کہ مسلمان اپنے روشن مستقبل سے مایوس ہونے لگے اور عیسائیت یہاں دن دونی رات چوگنی ترقی کرنے لگی۔ یہاں تک کہ چند سالوں میں ہی لاکھوں مسلمان حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے اور آخر وہ دن بھی آیا۔ جب ۱۸۸۸ء میں انگریزوں نے اپنی فتح کی خوشی میں شملہ کی برفانی چوٹیوں سے یہ اعلان کیا کہ:

"جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے۔ اور اس وقت تک ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دو لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے"

"جدھر بھی ہم نظر دوڑائیں خواہ وہ شمالی جانب ہو۔ یا جنوبی، مشرق میں ہو یا مغرب میں ہو۔ ہمارے سب سے زیادہ پرانے صوبے ہوں یا نئے مفتوحہ علاقے ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیت کی جماعت ایسی تیز رفتاری کے ساتھ پھیل رہی ہے جتنی کہ قرون اولیٰ کے بعد کبھی نہیں پھیلی"

(بحوالہ بانی سلسلہ احمدیہ اور انگریز ص ۲۷)

بڑا ہی بھیانک اور پر آشوب وقت تھا جب حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے فرمایا۔ پوری تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"ہندوستان دارالحرب ہے بلحاظ قلم کے۔ پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اس میدان جنگ میں وہ نیزہ ہائے قلم لے کر نکلے ہیں۔ نہ سنان و تفنگ۔ اس لئے اس میدان میں ہم کو جو ہتھیار لے کر نکلنا چاہیئے وہ قلم اور صرف قلم ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس جنگ میں شریک ہو جاوے" (ملفوظات جلد اول ص ۴۱)

پھر ڈنکے کی چوٹ اعلان فرمایا:۔

"اس وقت ہم پر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراضوں کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے قویٰ کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنی قلموں کے ہتھیاروں کو تیز کریں"

(ملفوظات جلد اول ص ۴۳)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریز پادریوں کے خلاف جس جہاد کبیر کا اعلان فرمایا اور مسلمانوں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ زمانہ گواہ ہے کہ یہی اس زمانے کا حقیقی اور اصلی جہاد تھا۔ جس نے انگریز کی حکومت کی جڑ پر تبر رکھا۔ چنانچہ علمائے دیوبند خود معترف ہیں:۔

"رد عیسائیت بظاہر ایک واعظانہ اور مناظرانہ چیز ہے لیکن غور کرو۔ جب حکومت عیسائی گر ہو۔ اور یہ آئین اور جابر حکومت کا فولادی پنجہ اس کی امداد کر رہا ہو۔ تو یہی تبلیغ اور مناظرہ بھی خدمت ...۔ کتنی [illegible] سخت اور صبر آزما بن جاتی ہے"

(علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے ص ۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینی اور قانونی حدود کے اندر رہ کر اور قرآن و حدیث کے مطابق عیسائیت کے خلاف ایک سخت جارحانہ جنگ لڑی اور اس میں حضور بلا شبہ کامیاب رہے۔ حضور کی اس عظیم الشان کامیابی پر مولانا ابوالکلام آزاد نے آپ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ..... ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں"

"مرزا صاحب کی اس رحلت نے ..... تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بہت بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے!!"

(اخبار وکیل ۸ رمئی ۱۹۰۸ء)

ظاہر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قلمی جہاد سے عظمت اسلام کے قیام کے لئے عظیم الشان اور بے مثال کارنامہ انجام دیا۔

اس سے نہ صرف عیسائی مذہب کا اثر و نفوذ ختم ہوا بلکہ ہزاروں لاکھوں مسلمان عیسائیت کے حلقہ بگوش ہونے سے بچ گئے اور عیسائیت کا طلسم [illegible] اور اسکے نتیجہ میں بالآخر انگریز کو بھی ہندوستان کو چھوڑنا پڑا۔

میری ہمشیر مہربان

(مکرم میجر منظور احمد صاحب ریٹائرڈ ساہیوال)

میری ہمشیر محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ مرحومہ (بنت شیخ جان محمد صاحب مرحوم) اہلیہ ملک صدیق احمد صاحب مرحوم آف دیپالپور ضلع ساہیوال بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۷۶ء بوقت ۷ بجے صبح بعمر قریباً ۶۱ برس اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی روز جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

۲۔ مرحومہ میری بڑی بہن تھیں اور ہم انہیں باجی کہا کرتے تھے۔ ہماری سب سے بڑی بہن محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر مرحوم ہیں۔ پھر باجی مرحومہ۔ پھر مکرم نور محمد صاحب سٹیشن ماسٹر ساہیوال محترمہ امت الکریم صاحب اور خاکسار سب سے چھوٹی بہن عزیزہ ثریا بیگم صاحبہ مرحومہ تھیں جو پچھلے سال وفات پا گئی تھیں۔

۳۔ ۱۹۳۲ء میں باجی مرحومہ کی شادی ہوئی تھی۔ میں نے اس وقت چوتھی جماعت پاس کی تھی ہماری رہائش چک ۹۵/۶-R ضلع منٹگمری (ساہیوال) میں تھی۔ ہائی سکول نزدیک نہ ہونے کی وجہ سے مجھے چیچہ وطنی میں باجی کے پاس بھجوا دیا گیا۔ وہاں سے ہم پاکپتن چلے گئے۔ جہاں سے میں نے ۱۹۳۹ء میں میٹرک پاس کیا اور نیوی میں بھرتی ہو کر عازم بمبئی ہو گیا۔ مجھے قریباً آٹھ نو برس کی عمر میں ماں باپ سے جدا ہونا پڑا تھا۔ مگر میری بہن نے یہ احساس ہی نہ ہونے دیا۔ میری ہر جائز خواہش کو پورا کیا اور بے پایاں پیار اور شفقت سے میری دلجوئی کرتی رہیں اور مجھے ماں باپ سے اداس نہ ہونے دیا۔ سات آٹھ سال ہنستے کھیلتے گذر گئے بھائی صاحب مرحوم نے بھی حقیقی چھوٹے بھائی کا سا سلوک روا رکھا۔ میں ان کی بلند حوصلگی۔ فراخ دلی اور ملاطفت سے بھرپور سلوک کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا میری کامیابیوں پر انہیں دلی مسرت ہوتی تھی۔

۴۔ ہماری مرحومہ بہن بہت سی نادر صفات سے مالا مال تھیں۔ سب سے اول تو اپنے نیک سرشت شوہر کی اطاعت۔ دلدہی اور خدمت کو وظیفہ حیات جانتی تھیں۔ اپنی بے مثال ذہانت سلیقہ شعاری۔ خوش معاملگی نرم روئی اور زندگی بھر کے ریاض سے گھر کو ایک جنت بنا رکھا تھا۔ اختلاف بدمزگی یا کسی قسم کی تلخی سے گھبرانا ناآشنائے محض تھا۔

۵۔ شوہر کے رشتہ داروں کو دوسرے سب عزیزوں پر ہمیشہ فوقیت دی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو انتہا تک پہنچایا۔ اس کے بعد دوسرے رشتہ داروں کو بھی لطف و مدارات فیاضی۔ حسن سلوک اور اپنے دھیمے مزاج کی بدولت گرویدہ بنا لیا ہوا تھا۔ ملازموں کو فیاضی سے دینا دلانا اور ملائمت کے ساتھ ان سے کام لینا ان کا شیوہ خاص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق سے نوازا ہوا تھا۔ مہمان نوازی کا ایک دریا تھا کہ بہہ رہا تھا۔ گھر کے انتظام و انصرام کا ایک منفرد اور ماہرانہ انداز تھا۔

۶۔ میں ان کا سب سے پیارا بھائی تھا۔ میرے بھرتی ہونے کے بعد بھی حتیٰ کہ اب بھی جب کہ میں ان بچوں کا باپ ہوں مجھے اپنے خصوصی سلوک کا مورد رکھا۔ تکیے کے غلاف کاڑھ کر بھجوانا۔ ناشتے کی عمدہ عمدہ بنا کر بھیجنا ہمیشہ دستور رہا۔ میری خوشیوں پر خوشی سے پھولی نہ سماتی تھیں اور میری تکلیفوں پر بیقرار ہو جاتی تھیں۔ میں جب بھی ان کے پاس جاتا ان کے لئے جیسے عید کا چاند نکل آتا باجی اور میرے بھانجے بھانجیاں سب میری تواضع اور خدمت میں جت جاتے۔ میری مرغوب اور دلپسند چیزیں تیار کر کے کھلانا اور موقع ملنے پر میری ملازمت کے مقام پر بھی بھجواتے رہنا انہیں خاص مسرت بخشتا تھا۔

۷۔ اس عاجز میں دینی شغف۔ مطالعہ کی چاشنی اور حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے الفت کا جذبہ انہی کی لگن اور فیض تربیت کا مرہون منت ہے بچپن ہی سے سیرت حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے دلچسپ واقعات میں اپنی اس بزرگ بہن کی زبان سے سنتا آیا تھا۔ مجھے یاد ہے ہم کس بیقراری سے اخبار الفضل کی آمد کے منتظر ہوا کرتے تھے۔ اخبار آتے ہی جھپٹ کر پکڑ لینے میں مسابقت کی۔ ہم بہن بھائی میں ایک تگ و دو ہوتی تھی۔ ان دنوں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اچھوتے مضامین اور دلنشین منظومات الفضل کے صفحات کی زینت ہوتی تھیں۔ ہم بڑے ذوق و شوق سے ایک دوسرے کو پڑھ کر سنانے اور پھر اگلے پرچے کے لئے چشم براہ ہو جاتے حفیظ جالندھری کا شاہنامہ اسلام پڑھنا پڑھانا۔ سیرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنا۔ تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کے سلسلے میں ایک دوسرے کی کوتاہیاں پکڑنے کے موقع کی تلاش میں رہنا اس زمانے کے ہمارے دلچسپ مشاغل تھے۔

۸۔ دسمبر ۱۹۷۵ء میں سب سے چھوٹی بہن [illegible] نہ کرنے کے بعد فالج کا حملہ ہوا۔ معائنہ کروانے پر سینے کا سرطان پایا گیا۔ چنانچہ البرٹ وکٹر وارڈ میو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا جہاں قریباً چار ماہ تک زیر علاج رہیں۔ آخری ایک ماہ بیہوشی اور ہوش کے وقفوں میں کٹا۔ جب بھی ہوش میں ہوتی تھیں۔ طبیعت نہایت پرسکون ہوتی تھی۔ ملنے والوں سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتیں بچوں کو پیار دیتیں۔ زبان بند تھی۔ باتوں کا جواب ایک طمانیت بھری مسکراہٹ کے سوا کچھ نہ ہو پاتا۔

۹۔ ان کے بیٹوں میں بڑے ملک محمد احمد صاحب دیپالپور میں میڈیکل پریکٹیشنر ہیں۔ ان سے چھوٹے ملک حمید احمد صاحب وہیں پر ایڈووکیٹ ہیں۔ ان سے چھوٹے ملک لطیف احمد صاحب کوکا کولا کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے بعد ملک رفیق احمد صاحب اوکاڑہ سول ہسپتال میں ڈسپنسر ہیں اور سب سے چھوٹے ملک امین احمد صاحب لاہور میں ایک بینک میں افسر ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری باجی مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

گمشدہ رسید بکیں

تین عدد رسید بکیں نمبر ۱۰۸۰۸ (۸۱ تا ۹۸ رسید تک جاری شدہ) رسید بک نمبر ۱۴۸۳۲ (غیر مستعمل) جماعت احمدیہ ساہووالہ ضلع سیالکوٹ۔ اور رسید بک نمبر ۱۰۸۶۹ (نمبر ۸۰ تک جاری شدہ) جماعت احمدیہ ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا سے گم ہو گئی ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بکوں پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔ اگر یہ رسید بکیں کسی دوست کو مل جائیں۔ تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ پتے درکار ہیں اگر موصی احباب یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی کو علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

مکرم راجہ ظہور احمد صاحب ولد راجہ غلام مصطفیٰ صاحب وصیت نمبر ۱۶۲۹۵
مکرمہ رشیدہ منصور صاحبہ زوجہ مکرم منصور کرشن صاحب باجوہ " ۱۶۲۹۸
مکرم صاحبزادہ عبدالحی لطیف صاحب ولد صاحبزادہ محمد طیب صاحب " ۲۰۳۰۵

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"قائدین خدام الاحمدیہ اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری ماہ مئی جلد ارسال فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۸۲

میں سعیدہ بشریٰ زوجہ عطاء الرحمٰن قریشی صاحب قوم قریشی۔ پیشہ خانہ داری۔ پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سعیدہ بشریٰ زوجہ عطاء الرحمٰن قریشی صاحب باب ارباب غلام علی متصل ریلوے کالونی کوئٹہ۔

گواہ شد۔ آفتاب احمد جمال قریشی ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ بدر الزمان شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ وصیت نمبر ۲۱۳۳۵ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۸۳

میں آفتاب احمد جمال قریشی ولد عطاء الرحمٰن قریشی، قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ آفتاب احمد جمال قریشی۔ باب ارباب غلام علی متصل ریلوے کالونی۔ نزد جائنٹ روڈ۔ کوئٹہ

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن خان وصیت نمبر ۱۵۶۵۷ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ بدر الزمان زاہد۔ وصیت نمبر ۲۱۳۳۵ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۸۴

میں شیخ نسیم الرحمٰن ولد شیخ عبد الوہاب صاحب۔ قوم شیخ قانونگو، پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ نسیم الرحمٰن کوٹھی نمبر ۱۴ سٹریٹ نمبر ۱۵ شالیمار نمبر ۳ اسلام آباد۔

گواہ شد۔ شیخ عبد الوہاب وصیت نمبر ۱۰۹۷ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد۔

گواہ شد۔ شریف احمد سیکرٹری مال اسلام آباد۔ وصیت نمبر ۱۹۴۳۵

مسل نمبر ۲۲۵۸۵

میں حفیظ کوثر زوجہ عبد الرزاق صاحب قوم سندھو۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے۔
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲۰ تولے مالیتی -/۱۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حفیظ کوثر زوجہ عبد الرزاق صاحب آف منگلا۔ گلی نمبر ۲۱ مکان نمبر ۳ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد محمود احمد سیکرٹری مال۔ وصیت نمبر ۱۹۹۲۸ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ عبد الرزاق آف منگلا مربی سلسلہ احمدیہ (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۲۵۸۶

میں عبد الغفور خان ولد چوہدری غلام قادر خان صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک پلاٹ واقع باب الابواب رقبہ ایک کنال مالیتی -/۸۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبد الغفور خان ۴۲/۱ باب الابواب ربوہ۔

گواہ شد۔ رحمت علی ولد محمد رمضان صاحب محلہ دار الیمن غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ احسان الرحمٰن ولد چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۸۷

میں خان بیگ ولد میاں نظام الدین صاحب قوم بھٹی پیشہ کاروبار عمر ۵۸ سال۔ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ رقبہ ۴ مرلہ قیمت اندازاً -/۹۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ خان بیگ محلہ جلال آباد متصل عوامی سرائے جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد محمد غازی صاحب جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۲۵۸۸

میں نور جہاں زوجہ خان بیگ صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نور جہاں زوجہ خان بیگ صاحب محلہ جلال آباد۔ جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ ملک بشیر ولد محمد صدیق صاحب جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ غلام حسین وصیت نمبر ۲۰۰۵۲ جھنگ صدر

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی موعود آنحضرتؐ کے فرزندِ جلیل اور اکمل ترین شبیہ ہوں گے

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے مروی ایک پُر معارف حدیث

ایرانی عالم مولانا السید صدرالدین صدر نے اپنی کتاب "المہدی" میں (بحوالہ ینابیع المودہ) صحابیٔ رسولؐ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ حسب ذیل حدیث نبویؐ درج کی ہے:-

"فرمودہ مہدی از فرزندانِ منست، نامِ اُو نامِ من و کُنیۂ اُو کُنیۂ منست، از لحاظِ خلقت و خُلق شبیہ ترین مردم است بمن"

(کتاب المہدی صفحہ ۹۳-۹۴ ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ۱۹۶۶ء)

ترجمہ:-

رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی میرے فرزندوں میں سے ہے، اُس کا نام میرا نام، اور اُس کی کُنیت میری کُنیت ہوگی اور وہ تمام انسانوں میں خَلق اور خُلق دونوں اعتبار سے سب سے بڑھ کر میرے مشابہ ہوگا۔

افتتاحی تقاریر

جلسہ ہائے سالانہ جماعتِ احمدیہ
(سنہ ۱۹۶۵ء تا سنہ ۱۹۷۵ء)
از
حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
رُوح پرور کلمات اور
پُرسوز دعاؤں پر مشتمل
۲۰×۲۶ کے ۱۱۲ صفحات۔ آفسٹ طباعت۔
اعلیٰ کاغذ ساڑھے چار روپے میں مل سکتی ہیں۔
نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف
صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

احبابِ جماعت کی خصوصی توجہ کے لئے

وقفِ جدید کا اخراجات کا سال یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ سال کے شروع میں بہت سے غیر معمولی اخراجات کی وجہ سے وقفِ جدید کو زیادہ سے زیادہ رقوم کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ جو احباب سال کے شروع میں اپنا سالم چندہ ادا کر کے مرکز میں بھجواتے ہیں عنداللہ یقیناً زیادہ ثواب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا امراء صاحبان اور سیکرٹریانِ مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی ابھی سے پورے جوش و خروش کے ساتھ وقفِ جدید کے چندہ کی وصولی کی کوشش فرمائیں اور جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

پروگرام علمی تقاریر فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۶ء

فضل عمر درس القرآن کلاس جو یکم جولائی تا ۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگی۔ اس میں حسب ذیل علماء کرام تقاریر فرمائیں گے:-

عناوین	مقررین
۱۔ قرآن مجید کے دس امتیازی فضائل	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۲۔ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ (مسئلہ نجات کی رو سے)	" سید میر محمود احمد صاحب
۳۔ وفاتِ مسیح علیہ السلام (بروئے آیات)	" شیخ مبارک احمد صاحب
۴۔ عدم رجوعِ موتیٰ از روئے احادیث	" چودھری محمد شریف صاحب
۵۔ فیوضِ محمدیہ اُمت میں جاری ہیں	خاکسار عطاء اللہ کلیم
۶۔ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مختصر حالات	مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد
۷۔ برکاتِ خلافت	" مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۸۔ احادیثِ نبویہ کا مقام	" صوفی بشارت الرحمن صاحب
۹۔ فرقہ ناجیہ کی علامات	" مولوی محمد منور صاحب
۱۰۔ ملائکہ کی ہستی اور اُن پر ایمان کے فوائد	" مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۱۱۔ جہاد کی حقیقت	" غلام باری صاحب سیف
۱۲۔ اسلام کے معاشرتی آداب	" ملک مبارک احمد صاحب
۱۳۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مختصر جائزہ	" مولوی محمد شفیق صاحب قیصر

قائم مقام ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

دُعائے مغفرت

میرے نہایت پیارے دوست چوہدری عبدالواحد المعروف عبدالواحد مالک ماسٹر واچ کمپنی ۸۵ انارکلی لاہور ابن حضرت بابو فضل دین صاحب اور سیر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲-۱۳ جون کی درمیانی رات گیارہ بجے کے قریب حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کرنال پورہ لاہور میں رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی اور پیدائشی احمدی تھے۔ آبائی وطن موضع حمزہ ضلع امرتسر تھا۔ انارکلی لاہور میں عرصہ قریباً چالیس سال سے گھڑی سازی کا کام کرتے آ رہے تھے۔ اپنے پیشہ میں نہایت ماہر، دیانت دار اور ایفائے عہد میں ممتاز تھے۔ ملنسار، خوش مزاج اور متواضع تھے۔ اپنوں اور غیروں میں اپنے بلند اخلاق کی وجہ سے بڑے مقبول اور وسیع حلقۂ احباب رکھتے تھے۔ انہیں جماعت سے اخلاص اور خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ سے دلی عقیدت و محبت تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے ایک لڑکی اور بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ ۱۴ رجون کو اُن کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حلقہ گولبازار میں بعد نماز عصر مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولوی نور احمد صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا قرب نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار عبدالعزیز بھامڑی)

ھُوَالشَّافِی

دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ۔ فون [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴